صحائف صحابہ کرامؓ و دیگر محدثین

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

۱۔ صحیفہ علیؓ ابن ابی طالب

حضرت علی کے پاس رسول اللہ کے ارشادات ایک صحیفہ میں تحریر کئے ہوئے تھے۔ یہ صحیفہ ان کی تلوار کے ساتھ بندھا رہتا تھا۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد یہ صحیفہ ان کے صاحبزادے محمد بن علی ابن ابی طالب کو (جو عام طور پر محمد بن الحنفیہ کے نام سے معروف ہیں) ملا۔ کافی عرصہ تک ان کے پاس رہا (۱) محمد بن الحنفیہ سے بہت سے لوگوں نے حدیث لکھی ہے۔

اس صحیفہ کی تقریباً تمام روایات کو احمد بن حنبلؒ نے متعدد طریق سے اپنی مسند میں درج کر دیا ہے (۲) نیز اس صحیفے کو امام بخاری، امام ترمذی، امام ابو داؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

۲۔ صحیفہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن عبادہ کا ایک صحیفہ تھا جس میں احادیث جمع تھیں (۳) یہ صحیفہ کافی عرصہ تک سعد بن عبادہ کے خاندان میں رہا ہے۔ سعد بن عبادہ کا ایک بیٹا اس صحیفے سے احادیث روایت کیا کرتا تھا۔ یہ صحیفہ خود سعد بن عبادہ نے لکھا ہو گا جیسا کہ ترمذی نے بھی اسے سعد بن عبادہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ سعد بن عبادہ زمانہ جاہلیت ہی میں فن کتابت جانتے تھے (۴)

۳۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے صحیفے

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کبار صحابہ سے باقاعدہ احادیث کی املا صحیفوں میں لیا کرتے تھے۔ چنانچہ عبید اللہ بن علی اپنی دادی سلمی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن عباس کو دیکھا ہے ان کے پاس لکھنے والی تختیاں تھیں اور

وہ ابو رافع سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث لکھا کرتے تھے اور یہ روایت بھی ہے کہ ابن عباس ایک کاتب سے ابو رافع کی احادیث تحریر کرواتے تھے (۵) مشہور راوی موسی بن عقبی صاحب سیر و مغازی کا بیان ہے کہ ہمارے پاس کریب نے ابن عباس کی کتابوں کا ایک اونٹ کا بوجھ اتارا (٦)

۴۔ صحیفہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے شاگردوں میں سلیمان الیشکری، ابوالزبیر مکی، مجاہد، عمرو بن دینار، محمد بن علی الباقر، وہب بن کیسان محمد بن المنکدر، محمد بن الحنفیہ اور زید بن اسلم جیسے جلیل القدر تابعین شامل ہیں۔ احمد شاکر کے بیان کے مطابق امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں جابر بن عبد اللہ کی ایک ہزار دو سو چھ احادیث درج کی ہیں (۷) ہشام بن عمرو کہتے ہیں کہ مسجد نبوی میں جابر بن عبد اللہ کا باقاعدہ حلقہ درس تھا۔ لوگ ان سے حدیث سنتے تھے اور کچھ حدیث قلمبند کرتے تھے۔ وہب بن منبہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جو جابر بن عبد اللہ کے حلقہ درس میں بیٹھ کر حدیث لکھا کرتے تھے (۸) خود جابر نے حدیث کا ایک صحیفہ مدون کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر صبحی صالح نے امام مسلم کے حوالے سے بتایا ہے کہ صحیفہ شاید مناسک حج کے مسائل پر مشتمل تھا(۹)

(۵) صحیفہ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ

حضرت عائشہ نے آنحضرت سے بہت سی احادیث روایت کیں (۱۰) آپ کی احادیث کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے (۱۱) ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے بڑھ کر شان نزول جاننے والا نہیں دیکھا۔ فرائض، سنت اور شعر کا آپ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں پایا۔ انساب اور ایام عرب کا آپ سے بڑا راوی نہیں دیکھا (۱۲) امام ذہبی فرماتے ہیں۔ لا اعلم فی امہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بل ولا فی النساء مطلقا امراۃ اعلم منها

۔۔۔ (۱۳) "(میں نے امت محمدیہ ﷺ میں بلکہ مطلقاً تمام عورتوں میں آپ سے بڑھ کر علم والی عورت نہیں دیکھی)" آپ قرات اور کتابت جانتی تھیں (۱۴) لوگ اپنے مشکل مسائل آپ کی طرف لکھتے تھے اور آپ ان کے جوابات لکھ کر بھیجتی تھیں (۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کہنے پر مناقب عثمان رضی اللہ عنہ پر احادیث لکھ کر بھیجیں۔ (۱۶)

۶۔ صحیفہ حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

آپ احادیث رسول صحائف میں جمع کرتے تھے (۱۷) ابراہیم الصائغ کہتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث میں بے شار کتابیں تھیں جنھیں وہ دیکھا کرتے تھے (۱۸) آپ کے پاس حضرت عمر بن خطاب کی کتاب "الصدقہ" کا بھی نسخہ تھا جو فی الحقیقت صدقات نبوی کے نسخوں میں سے ایک تھا۔ امام لیث کہتے ہیں کہ نافع نے کہا کہ میں نے یہ نسخہ عبد اللہ بن عمر کے پاس کئی بار پیش کیا۔ (۱۹)

۷۔ صحیفہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

حضرت اسماء بن عمیش جعفر بن ابی طالب کی زوجہ تھیں۔ ان کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی۔ ان کے بعد علی بن ابی طالب نے ان سے شادی کی اور سب سے اولاد ہوئی۔ ان کے پاس بھی ایک صحیفہ تھا۔ جس میں احادیث نبوی تھیں۔ (۲۰)

۸۔ البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

آپ کے شاگرد آپ کی مجلس میں احادیث لکھا کرتے تھے۔ وکیع اپنے والد عبد اللہ بن حنش سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے براء بن عازبؓ کے شاگردوں کو دیکھا کہ وہ ان کے پاس سرکنڈوں سے اپنی ہتھیلیوں پر احادیث لکھ رہے تھے۔ (۲۱)

۹۔ صحیفہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن سمرہ کا صحیفہ تھا۔ عامر بن سعد ابی وقاص نے حضرت جابر بن سمرہؓ کی طرف اپنے غلام نافع کے ہاتھ احادیث کی طلب کا پیغام بھیجا تو انہوں نے ان کی طرف احادیث لکھ کر بھیجیں۔ (۲۲)

۱۰۔ صحیفہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن ارقم کا صحیفہ تھا۔ آپ نے احادیث نبویہ کو حضرت انس بن مالک کی طرف لکھ کر بھیجا جب بنو امیہ نے حرہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جس میں آپ کے بچے اور خاندان ہلاک ہو گئے تھے۔ آپ تعزیت کرتے ہوئے لکھتے ہیں میں آپ کو اللہ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے "اللھم اغفر للانصار ولا بناء الانصار" (۲۳) (اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کی بخشش فرما)

۱۱۔ صحیفہ حضرت زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ نبی پاک کے کاتب، بہت بڑے قاری قرآن اور فرائض کے ماہر تھے آپ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کیلئے نامزد کیا اور پھر حضرت عثمان نے المصحف کی کتابت کیلئے مقرر کیا (۲۴) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے حضرت زید کو یہودیوں کی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ اپنی خط و کتابت میں یہودیوں پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں ؓ نے نصف مہینہ سے کم مدت میں ان کی زبان سیکھ لی (۲۵)

حضرت زید بن ثابت نے حضرت عمر بن خطاب کے لئے دادا کی میراث کے متعلق احادیث لکھی تھیں۔ زید بن ثابت کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ مجھے دادا کی میراث کے بارے میں رائے دیں۔ زید کہتے

ہیں کہ خدا کی قسم ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ وحی تو نہیں ہے کہ ہم کمی بیشی کر رہے ہیں یہ تو ایسی چیز ہے جس میں آپ کی رائے مطلوب ہے۔ اگر تمہاری رائے بہتر ہو تو میں تمہارا ساتھ دوں۔ ورنہ آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ حضرت زیدؓ نے رائے دینے سے انکار کر دیا حضرت عمرؓ پھر ان کے پاس آئے تو حضرت زیدؓ نے کہا میں آپ کو اپنی رائے لکھ دیتا ہوں چنانچہ پالان کے ایک حصہ پر انہوں نے لکھ دیا۔ (۲۶)

۱۲۔ صحیفہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

آپ نے ابو الدرداء کی طرف احادیث نبویہ لکھ کی بھیجی تھیں۔ (۲۷)

۱۳۔ صحیفہ حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

یحیی بن سعید سائب کے شاگرد نے حضرت سائب کی احادیث لکھ کر ابن لہیعہ کی طرف بھیجی۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ یحیی بن سعید نے میری طرف لکھا کہ انہوں نے سائب بن یزید سے احادیث لکھی ہیں۔ (۲۸)

۱۴۔ صحیفہ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

حضرت سمرۃؓ نے احادیث کو ایک صحیفہ میں لکھا اور اسے اپنے بیٹے کی طرف بھیجا۔ ابن سیرین اس رسالے کے متعلق کہتے ہیں۔ فی رسالہ سمرۃ الی بنیہ علم کثیر۔ (سمرہ نے جو رسالہ اپنے بیٹوں کی طرف لکھا اس میں بہت زیادہ علم ہے)۔ (۲۹)

۱۵۔ صحیفہ حضرت سہل بن سعد الساعدی الانصاری رضی اللہ عنہ

حضرت سہلؓ کے شاگردوں میں ابو حازم بن دینار' ان کا بیٹا اور امام زہری شامل ہیں (۳۰) ابو حازم نے ان کی احادیث جمع کی تھیں۔ (۳۱)

۱۶۔ امام زہری کے صحیفے

امام زہری کا مرتبہ حدیث میں بہت بلند ہے۔ انہوں نے بہت سے صحابہ کی مرویات کو قلبند کیا تھا۔ صحابہ میں سے امام زہری نے حضرت انس بن مالکؓ' سہل بن ساعد ساعدی اور رافع بن خدیج سے اکتساب علم کیا ہے۔ امام مالک نے موطا میں انس بن مالک' سہل بن سعد اور رافع بن خدیج سے چند احادیث روایت کی ہیں جن کی اسناد میں امام مالک اور ان صحابہ کرام کے درمیان صرف امام زہری کا واسطہ ہے۔ احمد محمد شاکر نے حضرت انس کی مرویات کے لئے مالک عن ابن شہاب الزہری عن انس بن مالک کو صحیح ترین سند قرار دیا ہے (۳۲)
امام زہری نے صرف اسی دن میں تمام قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ (۳۳)

امام زہری نے حدیث کو اس کثرت سے لکھا کہ ان کے صحیفوں کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ طالبان حدیث کا آپ کے پاس ہجوم رہتا تھا۔ ان کے صحیفوں کا تذکرہ خلیفہ وقت ہشام اموی کے پاس پہنچا اس نے خواہش ظاہر کی کہ وہ اس کے بیٹے کے لئے اپنے صحیفوں کی ایک نقل بھجوا دیں امام زہری نے معذرت کی کہ احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو نقل کرنا ان کے بس میں نہیں لہذا اگر وہ احادیث کی نقل چاہتے ہو تو اپنے کاتب بھیج دیں وہ احادیث لکھ لیں گے چنانچہ ہشام نے کاتب بھیج دیئے (۳۶) عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے۔ زہری سے علم حاصل کرو ان سے زیادہ سنت رسول کا کوئی عالم باقی نہیں رہا ہے۔ (۳۷) حدیث کی تدوین میں امام زہری کی خدمات بہت زیادہ ہیں ان کی کتاب المغازی بھی شائع ہو چکی ہے۔

۱۷۔ عروۃ بن زبیر کے صحیفے

حضرت عروہ بن زبیر کے پاس بہت سے صحیفے تھے جن میں انہوں نے احادیث نبوی اور صحابہ کرام کے فتوے جمع کر رکھے تھے بلکہ واقدی کے مطابق تو عروہ بن زبیر پہلے شخص ہیں جنہوں نے سیرو مغازی میں کتاب تصنیف کی ہے

(۳۸) ان کے پاس یہ صحیفے واقعہ حرہ تک موجود رہے ہیں۔ حرہ کے روز انہوں نے اپنے یہ صحیفے جلا ڈالے تھے۔ ان صحیفوں کو جلا ڈالنے کا انہیں عمر بھر افسوس رہا۔ ان کے صاحبزادے ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر اکثر کہا کرتے تھے ان صحیفوں کا میرے پاس موجود ہونا مجھے میرے اہل و عیال سے زیادہ محبوب تھا (۳۹) ان کی کتاب المغازی ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۱۸۔ صحیفہ ہمام بن منبہ

حضرت ابو ہریرہ کی کچھ مرویات کو ہمام بن منبہ نے ایک صحیفہ میں جمع کر رکھا تھا۔ تاریخ حدیث میں اس کو صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی ڈیڑھ سو کے لگ بھگ احادیث ہیں۔ تقریبا تمام احادیث صحاح میں روایت ہوئی ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے مسند ابی ہریرہ میں اس صحیفہ کی تمام احادیث کو ایک ہی سند (حدثنا عبد الرزاق بن ہمام حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے (۴۰) یہ صحیفہ ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے(۴۱) مندرجہ بالا اٹھارہ صحابہ' تابعین اور محدثین کے صحف حدیث اس بات پر دلالت کرتے تھے کہ آنحضرت کے دربار میں باقاعدہ کتابت حدیث ہوتی رہی اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔

الحواشی

۱۔ ابن سعد' الطبقات' جلد ۵' ص ۱۰۵

۲۔ احمد' المسند (تحقیق احمد شاکر) احادیث ۵۹۹' ۶۱۵' ۷۸۲' ۷۹۸' ۸۵۸' ۸۷۴' ۹۵۴' ۹۶۲' ۹۹۳' ۱۰۳۷' ۱۲۹۷' ۱۳۰۶

۳۔ عبد الرحمان مبارکپوری' تحفہ الاحوذی' ج ۲' ص ۸۰

۴۔ ابن سعد' الطبقات' ج ۳' ص ۶۱۳

۵۔ ابن حجر' الاصابہ' ج ۲' ص ۲۲۳

۶۔ ابن حجر' تہذیب التہذیب ج ۸' ص ۴۳۳

۷۔ ابن کثیر' اختصار علوم الحدیث مع شرح الباعث الحثیث ۱۸۷

۸۔ صبحی صالح' علوم الحدیث ص ۴۴

۹۔ ایضا ص ۴۳

۱۰۔ الذہبی' سیر اعلام النبلا' ۲' ۹۸

۱۱۔ ایضا۔ ۱۰۱

۱۲۔ أیضا ۱۲۸۔ ۱۲۹

۱۳۔ ایضا ۱۰۱

۱۴۔ احمد' المسند' ج ۲' ۸۷

۱۵۔ مسلم' الجامع الصحیح' حدیث نمبر ۳۶۹ ر ک

۱۶۔ احمد' المسند' ج ۶ ۸۷

۱۷۔ ایضا ج ۲' ۴۵' ۹۰

۱۸۔ الذہبی' سیر اعلام النبلا' ۳' ۱۶۰

۱۹۔ الاموال ۳۹۴

۲۰۔ یعقوبی' تاریخ یعقوبی' ج ۲' ص ۱۱۴

۲۱۔ العلل ج ۲' ۴۲

۲۲۔ احمد' المسند ج ۵' ۸۹

۲۳۔ احمد المسند ج ۴' ۷۰۴' ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۳' ۳۹۴

۲۴۔ البخاری' الجامع الصحیح' کتاب فضائل القرآن' تیسری حدیث' تذکرۃ ۱' ۳۱

۲۵۔ ابن سعد' الطبقات' ج ۲' ص ۱۱۵

۲۶۔ الدار قطنی' السنن' ۴' ۹۳ - ۹۴

۲۷۔ الذہبی، میزان الاعتدال، ۴، ۵۴۶

۲۸۔ الاموال، ۳۹۴ ۔ ۳۹۵

۲۹۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۴، ۲۳۶ ۔ ۲۳۷

۳۰۔ ایضاً، ۲۵۲

۳۱۔ ایضاً، ج ۲، ۳۳۳

۳۲۔ ابن کثیر، الباعث الحثیث، ص ۲۴

۳۳۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۱۰

۳۴۔ ابن کثیر، البدایہ و النہایہ، ج ۹، ص ۳۴۱

۳۵۔ ایضاً

۳۶۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۰۹

۳۷۔ ابن کثیر، البدایہ و النہایہ، ج ۹، ص ۳۴۳

۳۸۔ ابن کثیر، الباعث الحثیث، ص ۱۸۷، مغازی عروۃ بن زبیر مصطفیٰ اعظمی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۳۹۔ ابن سعد، الطبقات، ج ۵، ص ۱۷۹

۴۰۔ احمد، المسند، ج ۲، ص ۳۱۲۔۳۱۹

۴۱۔ تحقیق ڈاکٹر محمد حمید اللہ بیروت

بقیہ

کلام اقبال

تڑپ صحن چمن میں، آشیاں میں، شاخساروں میں
جدا پارے سے ہو سکتی نہیں تقدیر سیمابی

وہ چشم پاک بیں کیوں زینت برگستواں دیکھے
نظر آتی ہے جس کو مرد غازی کی جگر تابی

ضمیر لالہ میں روشن چراغ آرزو کر دے
چمن کے ذرے ذرے کو شہید جستجو کر دے

سرشک چشم مسلم میں ہے نیساں کا اثر پیدا
خلیل اللہ کے دریا میں ہوں گے پھر گہر پیدا